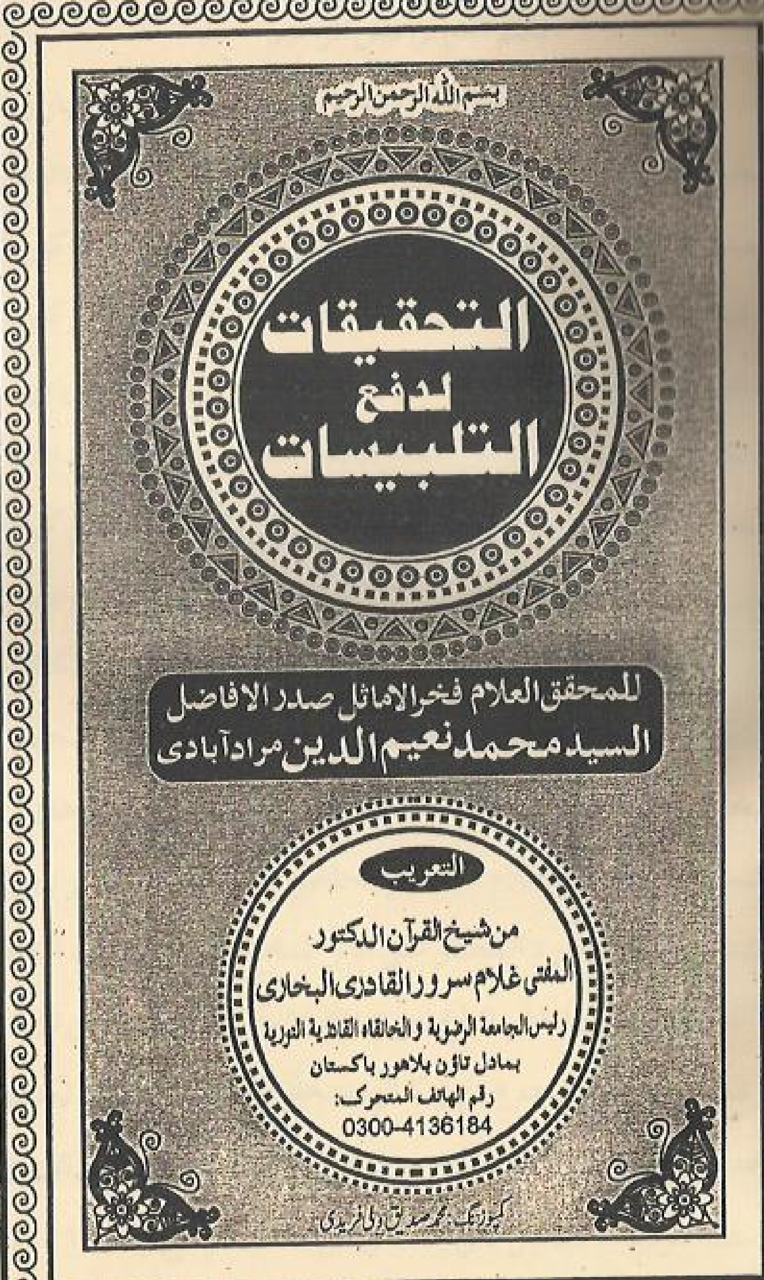


بسم الله الرحمن الرحيم
التحقيقات
لدفع
التلبيسات
للمحقق العلام فخر الاماثل صدر الافاضل
السيد محمد نعيم الدين مرادآبادى
التعريب
من شيخ القرآن الدكتور
المفتى غلام سرور القادرى البخارى
رئيس الجامعة الرضوية و الخانقاه القادرية النورية
بماڈل تاؤن بلاهور باكستان
رقم الهاتف المتحرك:
0300-4136184

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم و على آله الاخيار و صحبه الابرار الذين بلغوا الدين بتحقيقاتهم الانيقة و تجديداتهم المنيفة ودفعوا عنه تلبيسات الضالين و تشكيكات الشاكين فوصل الينا الدين بصورته الاصلية بادلته النقلية والعقلية وكان الناس على العقيدة الحقة من الشرق الى الغرب حتى خرج رجل من نجد العرب و هو محمد بن عبدالوهاب الذى من ضلاله و اضلاله استحق العذاب حيث جعل آيات الكتاب التى نزلت فى المشركين على اهل الحق من المؤمنين حتى صار مصداق " و كان ابن عمر يراهم شرار خلق الله و قال انهم انطلقوا الى ايات نزلت فى الكفار فجعلوها على المسلمين " (باب قتال الخوارج والملحدين صحيح البخارى، ١/١٠٢٤) فلاشک انه كان من اهل الخوارج الملحدين كما قال الامام العلام خاتمة المحققين محمد امين الشهير بابن عابدين فى حاشيته رد المحتار على الدر المختار فى بحث باب البغاة " كما وقع فى زماننا فى اتباع ابن عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد و تغلبوا على الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون و استباحوا بذلک قتل اهل السنة و قتل علماء هم الخ (٢٦٢/٣) و كما صرح به الشيخ العلامة احمد الصاوى المالكى رحمة الله عليه

م ١٢٤١ هجری فی حاشیته علی تفسیر الجلالین فی سورة الفاطر فی تفسیر آیة "إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا" بقوله " و قیل هذه الایة نزلت فی الخوارج الذین یحرفون تاویل الکتاب والسنة و یستحلون بذلک دمآء المسلمین و اموالهم کما هو مشاهد الان فی نظائرهم وهم فرقة بارض الحجاز یقال لهم الوهابیة (مطبوعه مصر ١٣٥٨ هجری و طبع هذه الحاشیة ١٤١٠ هجری من دار الکتب العلمیة ، بیروت لبنان) ولکن صاحب المطبع اخرج منها لفظ " الوهابیة و هذه خیانة عظیمة و قد وجدت امثال هذه الخیانات بالکثرة من هذه المطبعة و امثالها عندنا موجودة ولا بد لاهل العلم علمها لئلا یقعوا فی المغالطات ولا یعتمدوا علی هذه المطبعة بل لا بدلهم ان یقابلوا مطبوعاتها بمطبوعات المطابع القدیمة

کتاب التوحید

وصنف الشیخ ابن عبدالوهاب النجدی کتاباً سماه "کتاب التوحید" و شرحه من آله الشیخ عبدالرحمن بن حسن م ١٢٥٨ هجری، باسم "فتح المجید شرح کتاب التوحید" ولم یترک فیه الشیخ علماء اهل السنة و مشائخهم الکبار الا کفرهم و افتی بکونهم مرتدین و خارجین من الاسلام وهدم قبات مع مزار اتهم الشریفه کالشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی و عبدالعزیز الدباغ و سید احمد البدوی والامام ابن الفارض والغوث العظم الشیخ عبد

القادر الجیلانی والامام البوصیری وغیرهم.

و ترجم "کتاب التوحید" الشیخ محمد اسماعیل الدهلوی من العربیة الی الاردیة مع بعض الاضافات و سماه " تقویة الایمان" و اشاعه فی بلاد الهند فتأثر بهذا الکتاب اولا شیخ شیوخ مدرسة دیوبند الواقعة بالهند الشیخ رشید احمد دیو بندی جنجوهی و یمدح فی فتاواه الفتاویٰ الرشیدیة بالاردیة، اولاً ابن عبدالوهاب النجدی و کتابه ثم اسماعیل الدهلوی و کتابه "تقویة الایمان" بحیث قال

."محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کا ہے"۔ (ص:۲۳۵)

اور مزید لکھتے ہیں:

"محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔ سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت اور شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ (ص:۲۳۷، فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، کراچی، ۱۳۰۱ھ)

و ما قال الشیخ رشید احمد جنجوهی فمعناه فی العربیة "یقال لاتباع الشیخ محمد بن عبدالوهاب النجدی الوهابیة و کانت عقائدهم عمدة و کان مذهبهم حنبلیا الا انه و جدت فی مزاجهم شدة و لکنه هوو اتباعه ابرار و اخیار الا الذین تجاوزالحد منهم وقع

الفساد فيهم وعقائد كلهم متحدة والفرق فى الاعمال كالحنفى والشافعى والمالكى والحنبلى" (ص٢٣٥).

ثم قال بعد هذا:

"محمد بن عبدالوهاب النجدى يقول الناس له " الوهابى" و كان رجلا صالحا و سمع انه كان له مذهب حنبلى و كان عاملا بالحديث وكان يمنع عن البدعة والشرك الا انه كان فى مزاجه شدة". (ص: ٢٣٧).

و خلاصة ما قال شيخ علماء ديوبند رشيد احمد جنجوهى أن ابن عبدالوهاب واتباعه هم ابرار و اخيار (صالحون) و العاملون بالحديث والمانعون عن البدعة والشرك. و هذا خلاف ما قال فيه و فى اتباعه الامام محمد امين ابن عابدين فى فتاواه والشيخ احمد الصاوى المالكى فى حاشية الصاوى على تفسير الجلالين بان ابن عبدالوهاب النجدى و اتباعه خوارج و ليسوا من اهل الحق و يقول الفقير الدكتور المفتى غلام سرور القادرى ولا شك ان من قال فيهم انهم اخيار وابرار و عقائدهم عمدة فهو ايضاً منهم هكذا وضعت الخارجية والوهابية قدما فى مدرسة ديوبند و فى علماء هم بواسطة شيخهم شيخ رشيد احمد جنجوهى فهؤلاء مالوا الى الخارجية والوهابية و دخلوا فيها ولكن ما دخلوا فيها دخوليا كليابل جزويا فلذا يسمون انفسهم سنيا حنفيا بل صوفيا ايضا فاعمالهم و عقائدهم

اختلطت بالعقائد الخارجية والوهابية و بعقائد اهل السنة فصاروا مصداق قوله تعالى " مذبذبين بين ذالك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء" (سورة النساء: ١٤٣).

تقوية الايمان

و كذا يمدح الشيخ رشيد احمد جنجوهى كتاب" تقوية الايمان"صاحبه اسماعيل الدهلوى ولاشك أن هؤلاء اى علماء ديوبند و مشائخهم اتبعوا هذا الكتاب الذى صنفه الشيخ محمد اسماعيل القتيل الدهلوى الذى يسمونه اسماعيل الشهيدالدهلوى الذى قتله مسلمو منطقة سرحد الذى هو الان من مناطق باكستان و ايضا مسلموا مملكة افغانستان الذين أفتى اسماعيل الدهلوى و شيخه السيد احمد بكونهم مرتدين وواجبى القتل والجهاد لانكارهم اتباعهم فى المذهب الوهابى فوقع القتال فى ما بينهم بموضع يقال له بالا كوت ما بين كشمير و ايبت آباد فقتل اسماعيل الدهلوى و شيخه فى هذه المعركة و هذا اسماعيل الدهلوى اوّل شخص بالهند تأثر من عقائد ابن عبدالوهاب النجدى و اتباعهم و من كتابه " كتاب التوحيد" و ترجم هذا الكتاب اسماعيل الدهلوى من العربية الى الاردية و سماه بتقوية الايمان مع بعض اضافات فاشاعه فى بلاد الهند فاشتعلت به نار فتنة الوهابية فى الهند فضل به كثير من الناس من العوام و الخواص حتى علماء ديوبند فرد عليه كثير من اجلة علماء اهل السنة رحمهم الله تعالى ولكن شيخ علماء ديوبند رشيد احمد جنجوهى يمدح اسماعيل الدهلوى و كتابه" تقوية الايمان" ايضا فى فتاواه "فتاوىٰ رشيديه" و يؤيدفيه عقائد الوهابية و و هؤلاء

اهل ديوبند تأثروا من فتنة الوهابية بحيث اسآء وا الادب مع النبی ﷺ و نقصوه فی کتبهم مثلا "حفظ الایمان"، "براهين قاطعه" "تحذير الناس" وغيرها فارتكبوا كفراً عظيما.

فجزى الله تعالى جزاء الخير الامام الهمام والعالم القمقام الشاه احمد رضا خان المحدث البريلوى بجمعه عبارات تلك الكتب التى اشتملت على سوء الادب مع النبى ﷺ فى كتابه حسام الحرمين الشريفين و تحصيله الفتاوى من علماء الحرمين جمعها فيه وا شاعتها بالهند و احسن الى اهل الاسلام بالهند و حفظ ايمانهم و اعتقادهم من فتنة الوهابية فرضى الله عنه و جزاه عنا بدعوات فيجب على اهل الاسلام شكره والدعاء له ثم جزى الله تعالى صدر الافاضل السيد محمد نعيم الدين مراد آبادى رحمة الله عليه احسن الجزاء حيث رد على الوهابية برد اعتراضاتهم على حسام الحرمين احسن الرد و سماه

"التحقيقات لدفع التلبيسات" و كان الكتاب هذا فى الاردية فطالبنى الاخ محمد راشد على الساكن بانكلترا ان اترجمه من الاردية الى العربية فاجبته و ترجمته من الاردية الى العربية فاعرض بحضرة القارئين ان يدعوا لى بدعوات حسنة و جزاء طيب و ان يجعله الله تعالى مفيدا تاماً لهم فقط

كتبه

الدكتور المفتى غلام سرور القادرى البخارى
استاذ الحديث والتفسير والفقه والتصوف
بالجامعة الرضوية والخانقاه القادرية النورية
بماڈل ٹاؤن بلاهور باكستان

ترجمہ مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله

ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اس کے نبی ﷺ اور آپ کی آل اخیار اور اصحاب پر درود بھیجتے ہیں جنہوں نے اپنی عمدہ تحقیقات کے ساتھ اور عالی شان تجدیدی کارناموں کے ساتھ دین کی تبلیغ کی اور گمراہوں کی مکاریوں کو اور شک کرنے والوں کے شکوک کو دین سے دور کیا تو دین ہم تک اپنی اصلی صورت میں دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ساتھ پہنچا اور لوگ مشرق سے مغرب تک ایک عقیدہ حقہ (اہلسنت) پر تھے یہاں تک نجد عرب سے ایک شخص محمد بن عبدالوہاب نکلا۔

جو اپنی گمراہی سے اور دوسروں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے عذاب الٰہی کا حقدار ہوا۔ کیونکہ قرآن کی وہ آیات جو مشرکین کے بارے میں اتری تھیں انہیں اہل حق مومنین پر چسپاں کر ڈالا یہاں تک کہ صحیح بخاری کی اس حدیث کا مصداق ہوگیا۔

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان (خارجی لوگوں) کو اللہ کی بدتر مخلوق سمجھتے تھے وہ فرماتے تھے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کافروں اور ان کے بتوں کے بارے میں اتری ہوئی آیات کو مسلمان پر چسپاں کرتے تھے۔ (باب قتال الخوارج الملحدین، صحیح بخاری، ۱/۵۶۱)

اس میں شک نہیں کہ ابن عبدالوہاب نجدی بے دین خوارج میں سے تھا چنانچہ الامام علامہ خاتمۃ المحققین محمد امین المعروف ابن عابدین اپنے حاشیہ ردالمحتار علی الدرالمختار کے اندر باب البغاۃ کی بحث میں لکھتے ہیں جیسا کہ ہمارے زمانے میں ابن عبدالوہاب نجدی کے پیروکاروں میں یہ بات رونما ہوئی جنہوں نے نجد سے خروج کیا اور حرمین شریفین پر غلبہ حاصل کرلیا اور اپنے آپ کو بطور جھوٹ کے حنبلی مذہب کہتے ہیں۔ لیکن ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں وہ مشرک ہیں اور اسی وجہ
سے انہوں اہلسنت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز قرار دیا۔ (فتاوی شامی، ۳/۲۶۲)

اور جیسا کہ وضاحت سے فرمایا شیخ علامہ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی
۱۲۴۱ھ نے اپنے حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین میں سورہ فاطر کی آیت ''انما یدعوا حزبہ
الذین کفروا'' کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ان خارجیوں کے بارے میں
اتری جو قرآن وسنت کے غلط معانی کرتے ہیں اور اسی سے مسلمانوں کے خون کو بہانا روا
رکھتے ہیں اور ان کے مالوں کو لوٹنا جائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ ان نظائر وامثال میں دیکھنے
میں آتا ہے کہ یہ ایک ارض حجاز میں فرقہ ہے جن کو وہابیہ کہا جاتا ہے (تفسیر صاوی مطبوعہ مصر
۱۳۵۸ھ) یہ حاشیہ دار الکتب علمیہ بیروت لبنان نے شائع کیا۔ پھر دوبارہ انہوں نے یہ
حاشیہ ۱۴۱۰ھ میں شائع کیا لیکن صاحب مطبع نے دوسری بار کی طباعت میں لفظ ''وہابیہ''
نکال دیا اور یہ بہت بڑی خیانت ہے۔

اس قسم کی خیانتیں اس مطبع کی مطبوعات میں بکثرت پائی جاتی ہیں جن کی امثال
ہمارے پاس موجود ہیں۔ لہٰذا اہل علم کو اس بات کا علم ہونا چاہئے تاکہ وہ غلط فہمی میں نہ
پڑیں اور اس مطبع پر اعتماد نہ کریں بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کی نئی مطبوعات کو پرانی
مطبوعات کے موافق کر کے دیکھیں۔

کتاب التوحید

اور ابن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھی اور اس
کے خاندان سے شیخ عبدالرحمٰن بن حسن متوفی ۱۲۵۸ھ نے فتح المجید شرح کتاب التوحید کے
نام سے اس کی شرح لکھی جس میں انہوں نے علماء اہلسنت اور بڑے بڑے مشائخ کو کافر
قرار دیا اور ان کے مرتد ہونے، اسلام سے خارج ہونے اور ان کے مزارات مقدسہ

گرانے کا فتوی دیا۔ جیسے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، عبدالعزیز دباغ اور سید احمد بدوی اور
امام ابن الفارض اور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اور امام بوصیری صاحب قصیدہ بردہ
شریف وغیرھم۔

پھر اس کتاب التوحید کا ترجمہ محمد اسماعیل دھلوی نے عربی سے اردو میں کیا کچھ
اضافات کے ساتھ اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور اسے بلاد ہند میں شائع کیا اس کتاب
سے سب سے پہلے مدرسہ دیوبند کے جو ہندوستان میں واقع ہے شیخ الشیوخ رشید احمد گنگوہی
دیوبندی متاثر ہوئے۔ اور اپنے فتاوی رشیدیہ میں جو اردو میں ہے پہلے ابن عبدالوہاب
نجدی کی تعریف کرتے ہیں اور پھر اس کی کتاب التوحید کی تعریف کرتے ہیں۔

پھر اسماعیل دہلوی کی اور اس کی کتاب تقویۃ الایمان کی تعریف کرتے ہیں
چنانچہ لکھتے ہیں کہ ''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے
مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر
ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں فرق اعمال میں حنفی،
شافعی، مالکی اور حنبلی کا ہے''۔ (فتاوی رشیدیہ، ص:۲۳۵)

اس کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ ''محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا
آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا اور بدعت اور شرک سے روکتا
تھا مگر شدت ان کے مزاج میں تھی''۔ (فتاوئی رشیدیہ، ص:۲۳۷)

علماء دیوبند کے شیخ رشید احمد گنگوہی نے جو کچھ کہا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن
عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار نیک ہیں اور صالحین ہیں اور حدیث پر عمل کرنے
والے ہیں اور شرک اور بدعت سے روکنے والے ہیں اور یہ جو کچھ شیخ رشید احمد گنگوہی نے کہا
یہ اس کے بالکل برعکس ہے جو ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں کے بارے میں
علامہ امام محمد امین المعروف ابن عابدین نے اپنے فتاوٰی میں اور شیخ احمد صاوی مالکی نے

اپنے حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین میں فرمایا کہ ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار خارجی ہیں اہل حق میں سے نہیں ہیں۔ اور فقیر ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری عرض کرتا ہے کہ اس میں شک نہیں جو ان کے بارے میں کہتا ہے کہ بڑے اچھے لوگ تھے اور ان کے عقیدے عمدہ تھے وہ انہی میں سے ٹھہرا۔ اس طرح خارجیت اور وہابیت نے مدرسہ دیوبند میں اور ان کے علماء میں شیخ رشید احمد گنگوہی کے ذریعے قدم جمالیا۔ پس یہ لوگ یعنی اہل دیوبند اس طرح خارجیت اور وہابیت کی طرف مائل اور اس میں داخل ہوگئے۔ لیکن کلی طور پر داخل نہ ہوئے بلکہ جزوی طور پر اس لئے اپنا نام سنی حنفی بلکہ صوفی بھی رکھتے ہیں لہٰذا ان کے اعمال اور عقائد خارجیت اور وہابیت اور عقائد اہلسنت میں خلط ملط ہوگئے۔ اس طرح یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق بن گئے۔

"مذبذبین بین ذالک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء" (النساء: ۴: ۱۴۳)

اور منافق لوگ کفر و اسلام کے درمیان حیران و سرگرداں ہیں نہ ادھر کے لوگوں میں ہیں نہ اُدھر کے لوگوں میں۔

کتاب تقویۃ الایمان

اسی طرح شیخ رشید احمد گنگوہی، اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کی خوب تعریف کرتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ علمائے دیوبند اور ان کے مشائخ اس کتاب تقویۃ الایمان مصنفہ شیخ اسماعیل قتیل دہلوی کے پیروکار ہوگئے۔ یہ لوگ اسے اسماعیل شہید کہتے ہیں جسے صوبہ سرحد کے اور افغانستان کے مسلمانوں نے قتل کیا۔ جن کے خلاف اسماعیل دہلوی اور اس کے شیخ سید احمد نے مرتد ہونے اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا اور ان سے جہاد کرنے کا اپنے پیروکاروں کو حکم دیا۔ کیونکہ انہوں نے مذہب وہابی سے پیروی کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دونوں طرف سے جنگ ہوئی یہ جنگ بالاکوٹ میں ہوئی

اسماعیل دہلوی اور اس کا شیخ اس معرکہ میں قتل ہوئے۔ اسماعیل دہلوی وہ پہلا شخص ہے جو ہندوستان میں جو متاثر ہوا ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں اور اس کی کتاب التوحید سے اور اسکا عربی سے اردو میں ترجمہ اور کچھ اضافات کے ساتھ اس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا۔ اور اسے بلاد ہند میں شائع کیا اس کے ذریعے فتنہ وہابیت کی آگ ہندوستان میں بھڑک اٹھی اور بہت سے عوام و خواص گمراہ ہوئے حتیٰ کہ علمائے دیوبند بھی بھٹک گئے۔

اور بڑے بڑے علماء و مشائخ نے تقویۃ الایمان کے رد میں کتابیں لکھیں۔ لیکن علماء دیوبند کے شیخ رشید احمد گنگوہی اسماعیل دہلوی اور اس کی کتاب تقویۃ الایمان کی اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں تعریفیں کرتا ہے۔ اور عقائد وہابیہ کی تائید کرتا ہے اور یہ علمائے دیوبند فتنہ وہابیہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنی کتابوں مثلاً حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس وغیرہ میں نبی کریم ﷺ کی بے ادبیاں کیں اور کفر عظیم کے مرتکب ہوئے تو اللہ جزاء دے بہترین جزاء امام ہمام عالم بے مثال شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی کو کہ انہوں نے ان کی عبارتوں کو اپنے فتاویٰ میں جمع کر کے اور علماء حرمین شریفین سے فتاویٰ حاصل کئے اور ان کو اس کتاب میں جمع کیا اور ہندوستان میں شائع کیا اور ہندوستان کے مسلمانوں پر احسان کیا اور ان کے ایمان کی حفاظت کی۔ اور ان کے عقائد کو فتنہ وہابیت سے بچایا۔

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو جائے اور ہماری دعاؤں کے بدلے انہیں ہماری طرف سے جزاء دے۔ اور اہل اسلام پر ان کا شکریہ ادا کرنا اور ان کے لئے دعا کرنا واجب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ صدر الافاضل السید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کو اچھی جزاء عطا فرمائے کیونکہ انہوں نے وہابیت کا رد اس طرح کیا کہ انہوں نے "حسام الحرمین" پر اعتراض کئے ان کا بہترین رد کیا اور اس کا نام "التحقیقات لدفع التلبیسات" رکھا اور یہ کتاب اردو میں تھی تو میرے بھائی راشد علی ساکن برطانیہ مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اس کا اردو سے

عربی میں ترجمہ کروں تو میں نے ان کی گزارش کو قبول کیا اور اس کا اردو سے عربی ترجمہ
قارئین کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ میری اس
تحریر کو ان کے لئے مکمل طور پر فائدہ مند بنائے۔ فقط

کتبہ

الدکتور المفتی غلام سرور القادری البخاری

استاذ الحدیث والتفسیر والفقہ والتصوف

جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) و خانقاہ قادریہ نوریہ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

ما تقول علماء الدين والمفتيون للشرع المتين فى علماء ديوبند الذين يقولون بان الشيخ الامام احمد رضا البريلوى نقل فى كتابه حسام الحرمين عبارات كثيرة لعلماء ديوبند مقطوعة عما سبق و خان فى نقلها فحصل من علماء الحرمين الشريفين فتوى الكفر كما صنف المولوى الشيخ خليل احمد الامبيتوى تلميذ الشيخ رشيد احمد جنجوهى ديوبند ى كتابا " التصديقات لدفع التلبيسات المعروف بالمهند على المفند واشاعه توجد فيه تصديقات علماء الحرمين الشريفين والهند مع الخواتم" و يجعلونها سندا و دليلا ان علماء الحرمين الشريفين يصدقون عقائد علماء ديوبند فلهذا ههنا استفسار و سؤال من حضرتكم هل الكتاب " حسام الحرمين" حق ام الكتاب " التصديقات" و بأيهما عمل علمائنا اهل السنة والجماعة و اصحاب و عقائد ديوبند يفتخرون بأنهم على الحق و اهل عقائد البريلوية (اهل السنت والجماعت) مفترون و كاذبون و ان عندهم مصنع التكفير و يفتون باسلام من شاؤواه و بكفر من شاؤوا ه و يجعلونه فى النار فعل هذا صحيح ام غلط فأوضحوا هذه المسئلة فى ضوء الدلائل مع الكرم والاحسان بينوا توجروا.

المستفتى السيد مظاهر حسين مظفر بور

١٨ جمادى الاولى ١٣٦٢ھ هجرى

الجواب بعون الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

وهذا القول غلط قطعاً ولا اساس له بأنها انشئت معانى الكفر فى عبارات علماء ديوبند فى "حسام الحرمين" بقطعها عما سبق بل نقلت العبارات كلها بالفاظها و عليها حصل الفتوى من علماء الحق جعلها علماء الحرمين الطيبين عبارات كفرية الا ان العبارات المختلفة المشتملة على مضمون واحد وجدت فى كتاب واحد فوضعها الشيخ الامام احمد رضا فى محل واحدٍ مع الاختصار و كل واحدة من تلك العبارات تشتمل على معنى كفريا وما أنشىء معنى جديد كفرى مع ايصالها فى محل واحد و هذا الذى قال به اهل ديوبند افتراء محض فى حق الشيخ الامام احمد رضا البريلوى رحمة الله عليه و يمكن لكل واحد من أهل العلم حصول الطمانية بتطبيق نقول " حسام الحرمين" بأصل الكتاب لعلماء ديوبند نعم كتاب "التصديقات لدفع التلبيسات " فى الحقيقة يصدق عليه عكس اسمها و هو " كتاب التلبيسات لدفع التصديقات قطعا و يقينا" اسم بالمسمى حيث ان مصنفه بالكذب والمكر والتلبيس فعل هذا و جعل هذا بانه خادع علماء المكة المكرمة بمخادعات مختلفة و نبّاهم بمذهبهم فى هذالكتاب بخلاف ما كتب و ظهر فى كتبه

اوالى عدة امثال هنامن تلبيساته.

المثال الاول

الى سؤالا بانه من الذى يقال له الوهابى بالهند؟ فكتب فى تفصيل الجواب من اظهر حرمة الربوا يقال له الوهابى و ان كان هو رجلا صالحا كبيرا. (التلبيسات ، ص: ٣)

انظر يا اهل العلم ما اعظم خداعاً هذا و ليس احدٌ بالهند من يقول لمن اظهر حرمة الربوٰ بالهند أنه وهابى بل جميع علماء اهل السنة والجماعة يظهرون حرمة الربوا ولكن انباء معنى الوهابى بمن يظهر حرمة الربوٰ بالهند ما اعظم خداعاً و مكراً .

المثال الثانى

كتب فى " التلبيسات" أن السفر لنية زيارة الروضة الطاهرة النبوية قربة اعلى درجة و فيه نهاية الثواب وسبب حصول درجات بل قريب الواجب ولو حصل مع شد رحالٍ و بذل نفس و مال و كتب ايضاً فى " التلبيسات" بصفحة خامسة بأن المنع عن السفر لنية زيارة الروضة المباركة قول الوهابية.

انظر يا اهل العلم! كيف يجعل نفسه سنيا كأن الوهابية ليس هو بل غيره. الان انظر الى " تقوية الايمان" الذى جعله شيخه رشيد احمد جنجوهى كتابا عمدة و صرح فيه بكونه مطابقا للكتاب والسنة بل هذا الكتاب يقرأ و يدرس فى مدارس و مكاتب و يجعله

مصلحا و مفيدا للعقائدوالاعمال و يكتب مصنفه اسماعيل الدهلوى "من الامور الشركية السفر الى غير بيت الله والقصد اليه من البعيد".

(تقوية الايمان)

و يكتب ايضاً فى هذا الكتاب فى محل آخر "من الامور الشركية السفر من البعيد الى قبر احد و مزاره او روضته".

(تقوية الايمان مطبوعة الدهلى،ص: ٣٥)

و مصنف "تقوية الايمان" صرح فى هذه العبارة المذكورة بصراحة كاملة بان السفر الى بيت احد وقبر احد قصدا لزيارته شرك.

و مصنف "تلبيسات" نفسه ايضا يمدح فى "التلبيسات" مصنف "تقوية" الايمان انظر التلبيسات صفحة: ٣، لما ثبت ان صاحب "تقوية الايمان" مقتداء و امام لعلماء ديوبند و هم كلهم يؤمنون به و يسلمونه طريق الهداية و فيه جعل المصنف سفر المدينة بقصد زيارة قبر النبى ﷺ شركا ثم قول صاحب "التلبيسات" فى " التلبسات" ان هذا السفر قربة و واجب و ان حصل ببذل نفس و مال ما اعظم مكرا و خداعاً. لاخفاء فيه و ثبت به ان التقية كتقية الروافض صحيح فى دين الوهابية يعنى اخفاء المذهب و اظهار غيره.

المثال الثالث

قال صاحب "تقوية الايمان" انتسابا الى النبى ﷺ انه ﷺ قال أ

اموت يوما أيضا واختلط فى التراب و بهذا ظهر و وضح أن الوهابية يعتقدون عن النبى انه ميت لاحيى (معاذ الله) و لكنه اظهر فى "التلبيسات" انه ﷺ حىٌّ فى المقبره المباركة و أن حياته كالحيوة الدنياوى بلاكونه مكلفا و هذه الحياة مختصة به و بسائر الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام و بالشهداء رحمهم الله و ليست هذه الحيوٰة برزخية.

(التلبيسات ، ص: ٧).

يا اهل العلم! انظروا الى هذا الشخص كيف يظهرون نفسه سنيا خالصا.

المثال الرابع

كتب اسماعيل الدهلوى فى "تقوية الايمان" الصفحة ٢٧ "من اسمه محمدٌ أو على ليس له اختيار فى شىء" و كتب ايضا فى هذا الكتاب فى الصفحة ٣٣ فى حق الاولياء "انه لا دخل لهم فى شىء لا بالفعل ولا يطيقونه" ولكن خليل الامبيتوى تلميذ الرشيد اظهر عقيدته فى حق اولياء الكرام "بان وصول الفيوض الباطنية من صدورهم و من قبورهم صحيح يقينا. (التلبيسات ص: ١١)

المثال الخامس

قال مصنف "التلبيسات" (خليل احمد الامبيتوى) فى صفحة ١٢ أن محمد بن عبدالوهاب النجدى و اتباعه خوارج و بين فيه عقيدتهم بأنهم فرقة تفتى بل تقول اعلانية بأنهم هم المسلمون و

غیرهم سائر مسلمی العالم مشرکون و یبیحون قتل اهل السنة والجماعة و علماء هم ولکن شیخه رشید احمد جنجوهی قال فی " فتاویٰ رشیدیه" بأن محمد بن عبدالوهاب النجدی و اتباعه یقال لهم الوهابیة و عقائدهم صحیحة و هم صلحاء و مذهبهم حنبلی . (۱/۸)
و قال ایضا فی صفحة ۹۶

" یقول الناس محمد بن عبدالوهاب وهابی ولکن هو کان رجلا صالحا و حنبلیا مذهبا و کان عاملا بالحدیث و کان یمنع الناس عن البدعة والشرک". هذا عقیده خلیل احمد الامبیتوی و شیخه رشید احمد جنجوهی ولکن عند علماء الحرمین الشریفین فی کتابه " التلبیسات" " جعل نفسه سنیابأن عندنا محمد بن عبدالوهاب النجدی و اتباعه خوارج و ما اعظم مکراً

المثال السادس

خلیل احمد الامبیتوی اظهارا بأنه سنی رقم عقیدته فی " التلبیسات" فی مسئلة ختم النبوة:

" بأن لا نبی بعد نبینا محمد ﷺ حسب ما قال الله تعالی (ولکن رسول الله و خاتم النبیین" و هذا ایضا ثابت بأحادیث کثیرة تبلغ معنی حد التواتر و ایضا هذا ثابت باجماع الامة.
فکیف یمکن لنا (اهل دیوبند) ان نعتقد خلاف هذا بل عندنا منکر هذا کافر لانه منکر للنص الصریح (التلبیسات ، ص: ۱۴،۱۵)

فانظروا یا أهل العلم! هذا الرجل اعلن واضحا فی هذا الکتاب بانه ﷺ آخر الانبیاء ولا نبی بعده و هذا ثابت بالأیة والاحادیث المتواترة معنی و ایضا اثبته بالاجماع و جعل النص القرآنی فی هذا المعنی نصا صریحا و قطعیا و اظهر بهذا عند علماء الحرمین انه سنی خالص ولکن یا اهل العلم انظروا الی شیخه آخر محمد قاسم النانوتوی مؤسس دار العلوم دیوبند و بانیه انه کتب فی کتابه "تحذیر الناس" فی الصفحة الثانیة:

" أن عامة الناس یرون ان کون نبینا ﷺ خاتم النبین زمانه آخر الزمان بعد الانبیاء السابقین و انه آخرهم زمانا و لکن یظهر و یتضح علی اهل الفهم أن فی التقدم الزمانی والتأخر الزمانی لیست فضیلة بالذات فکیف یمکن ان یراد التقدم الزمانی والتأخر الزمانی فی مقام المدح فی قوله ولکن رسول الله و خاتم النبیین فکیف یکون هذا القول فی هذه الصورة مدحا للنبی ﷺ و مراد مصنف "تحذیر الناس" أن النبی ﷺ خاتم النبیین رتبة و مرتبة و منصبا لازمانا فلذا صرح فی هذا الکتاب لو فرض بعثة نبینا بعد زمان نبینا ﷺ لا یکون هذا مخالفا و خلافا لکون نبینا ﷺ خاتم النبیین بل مع هذا یکون نبینا ﷺ خاتم النبیین (تحذیر الناس ، ص: ۱۸)

المثال السابع

قال فی "التلبیسات" وا ظهر فیه هذه العقیدة أنا نحن لا

نجوز لله تعالى مكانا ولا جهة والنقول انه تعالى منزه عن الجهات والمكان و جملة علامات الحدوث. (التلبيسات، ص ١٣)

ولكن عقيدة الوهابية خلاف لهذا وهم يقولون عقيدة تنزيه الله تعالى عن المكان والجهة بدعة كما أن امام الوهابية اسماعيل الدهلوى كتب فى كتابه" ايضاح الحق" فى صفحة: ٣٥، ٣٦، أن اعتقاد تنزيه الله تعالى عن الزمان والمكان والجهة والتركيب عقلى محض و مبحث بلاسود و زيادة صفات و كذا تاويل المتشابهات واثبات رؤية بلا جهة و محاذاة و اثبات جوهر فرد و ابطال الهيولى والصورة و هكذا بالعكس والكلام فى مسئلة التقدير والقول بصدور العالم وا مثالها من مباحث فن علم الكلام والالهيات والفلسفة كلها من قبيل البدعة الحقيقية اذا عدى هذه كلها من العقائد الدينية". و هذا مكرٌ من امام الوهابية خليل احمد الامبيتوى بأنه يظهر عقيدته خلاف عقيدة علماء هم و مشائخهم.

المثال الثامن

كتب فى " التلبيسات" صفحة ١٧:

" أن من قال لا فضل لنبينا ﷺ علينا الا مثلَ الاخ الاكبر على الاخ الاصغر فعقيدتنا فى حقه أن هذا القائل خارج من الايمان".

أن صاحب التلبيسات اظهر عقيدته ههنا. هذا و لكن انظروا اهل العلم من وراء الستر يظهر لكم هذه الحقيقة بأنه يكفّر القائل

المذكور فى العقيدة المذكورة و يحكم بكونه خارجا من الايمان و هو عقيدته نفسه و عقيدة شيخه اسماعيل الدهلوى من حيث أنه يكتب فى " تقوية الايمان" مطبوعة دهلى فى صفحة ٦٨" أن الناس كلهم اخوة فيما بينهم والذى هو جليل القدر هو اخ اكبر فليزم تعظيمه كتعظيم الاخ الاكبر و ايضاً مصنف "التلبيسات"قال فى كتابه آخر " براهين قاطعه" فى صفحة ٣:

" أن من قال فى حق النبى ﷺ أنه هو اخونا بوجه كونه من بنى آدم صدق و لم يقل خلاف النص بل يقول موافقا للنص" فيأهل العلم انظروا الى هذا المكر الذى بلغ انتهائه أن العقيده التى قد اشاع كرّات و مرات قال فى " التلبيسات" خلافه و انكره انكارا صريحا

المثال التاسع

أنه كتب فى كتابه "التلبيسات" فى صفحة ١٨:

" أننا قائلون بألسنة و معتقدون بقلوبنا بأن سيدنا محمد رسول الله ﷺ أعطى علوما زائدة من علوم سائر المخلوقات التى هى تتعلق بالذات والصفات والتشريحات يعنى الاحكام العلمية والحكم النظرية والحقائق الحقة والاسرار الخفية و غيرها بحيث لم يبلغ احد قريبها لا ملكٌ مقرب ولا نبى مرسل ولا شك انه ﷺ أعطى علم الاولين والأخرين وعليه من الله تعالى فضل عظيم".

فيأهل العلم أنظروا الى هذا الرجل كيف يجعل نفسه مسلماً

و يبين وسعة علمه ﷺ و كونه اعلم من سائر الخلق وانظروا ايضاً عقيدته النجسة التى يسترها فى قلبه بأنه ﷺ لم يكن يعلم خاتمته و عاقبتهٔ ولم يكن يعلم ماوراء الجدار (براهين قاطعه)

و ايضاً شيخه اسماعيل الدهلوى كتب فى " تقوية الايمان" مطبوعة دهلى فى صفحة ۳۱ :

" أن اللّـه تعالى ما يفعل بعباده فى الدنيا والقبر والأخرة لا يعلم حقيقته احد لا نبى ولا ولى ولا يعلم احوال نفسه ولا احوال غيره. و هذا الرجل خليل احمد الامبيتوى كتب فى كتابه " براهين قاطعه" فى صفحة ۴٦ مفترعا كذبا على الشيخ عبدالحق محدث دهلوى بأنه يروى حديثاً بأنه ﷺ قال انى لا اعلم ماوراء هذا الجدار فيأهل العلم هذه عقيدة خليل احمد حقيقة و لكن يخادع علماء الحرمين الشريفين بأظهار خلافه فى كتابه " التلبيسات".

و ايضاً خان فى نقل عبارة الشيخ عبدالحق محدث دهلوى خيانة عظيمة لأن الشيخ فى كتابه " مدارج النبوة" جعل النبى ﷺ ايضاً مصداقا لقوله تعالى (هو الاول والأخر والظاهر والباطن وهو بكل شىء عليم) انه ﷺ بفضله و كرمه تعالى بكل شىء عليم كما قال تعالى فى شانه ﷺ (و علمک ما لم تکن تعلم و كان فضل الله عليک عظيما) ثم قال فان قيل اى اعترض بأن ورد فى رواية انه ﷺ قال " انى لا اعلم ما وراء هذا الجدار" فاجاب بأنها رواية لا اصل لها.

المثال العاشر

كتب فى "التلبيسات" و نحن نتيقن بأن من قال شخص فلان اعلم من النبى ﷺ فهو كافر و علمائنا و مشائخنا قد افتوا بكفر هذا الشخص الذى يقول بان علم الشيطان الملعون ازيد من علم النبى ﷺ (التلبيسات) .

يا اهل العلم انظروا الى هذا الشخص كتب فى "التلبيسات" خداعا لعلماء الحرمين ولكن كتب نفسه فى كتابه " براهين قاطعه"

" ان علم الشيطان اللعين اوسع من علم النبى ﷺ " و انكر وسعة علمه فى هذا اللكتاب وما قال بكفره فى كتابه "التلبيسات" ارتكبه نفسه فى كتابه " براهين قاطعه" كما كتب فى كتابه " براهين قاطعه".

" أن وسعة علم الشيطان و ملک الموت ثابت بالنص و لكن باىّ نص تثبت وسعة علمه ﷺ فيثبت المخالف شركا برد جميع النصوص (براهين قاطعه، ص:۴۷)

ولا يخفى على اهل العلم ان الاستفهام فى كلامه هذا استفهام انكارى فمراده ان وسعة علم الشيطان و ملک الموت ثابت بنصوص كثيرة و لكن لا نص فى وسعة علمه ﷺ فالقول بوسعة علمه ﷺ شرک (لا حول ولا قوة الا بالله العظيم). فيأ هل العلم انظروا هذا اعتقاده ولكن انكر هذا فى كتابه "التلبيسات" و قال

بكفر صاحب هذه العقيدة فكيف هذا مكر عظيم.

المثال الحادى عشر

كتب خليل احمد الامبيتوى فى كتابه "التلبيسات" أن من قال بمساواة علم النبى ﷺ بعلم زيد و بكر و البهائم و المجانين اعتقادا او قولا فهو كافر قطعا". (صفحه: ٢٣)

و هذا الرجل اظهر هذه العقيدة عند علماء الحرمين فالان انظروا من القائل بهذا القول الذى يجعله كفرا و من فاعل هذافانظروا يا هل العلم كتاب شيخه من مشائخ علماء ديوبند اشرف على تهانوى كتب فى كتابه " حفظ الايمان" مطبوعة المطبع المجتبائى بدهلى فى صفحه ٨،٧.

" أن نسبة علم الغيب الى ذات النبى ﷺ ان كان صحيحا بقول زيد و نسئله عن مراده".

هل المراد بالغيب ههنا بعض الغيب ام كل الغيب فان كان المراد بعض العلوم الغيبية فأى تخصيص فيه للنبى ﷺ فمثل هذ الغيب حاصل لزيد و بكر بل لصبى و مجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم.

فيأهل العلم انظروا الى قوله هذا الكفرى الذى يقول لقائله انه كاف فى "التلبيسات" هو قول شيخه و امامه اشرف على تهانوى.

و من بعض خيانات الخليل و مكائده فى التلبيسات انه نقل عبار

شيخه اشرف على تهانوى مقطوعة لا سالمة ولا كاملة و قال ان شيخه اشرف على تهانوى فى " حفظ الايمان" لو حكم لغير الله بعلم الغيب الخ ولكن قال خليل فى "التلبيسات" لفظ الاطلاق مقام لفظ " الحكم" فحرف فى عبارة نفسه و لم يعرف الفرق بين الحكم والاطلاق و نحن نسئله ان لم تكن عبارة " حفظ الايمان" كفرا صريحا فلم بدلها و غيرها فى "التلبيسات" فلم اتى بها بلفظ آخر و لم ستر اصل عبارة " حفظ الايمان" و كان فى الاصل لفظ آخر و لكن هو أظهر علماء العرب شيئا آخر فخادعهم ههنا ايضاً .

المثال الثانى عشر

اظهر رأيه بنسبة حفلة ميلاد النبى ﷺ كما فى التلبيسات صفحة ٢٣ :

" والله لسنا كذا بل ليس احد من المسلمين كذا. من يقول بقباحة و بدعة و سيئة و حرام ذكر ولادة النبى ﷺ بل ذكر غبار و نقع نعاله الشريفة و ذكر بول مركبه الشريف البغلة و قال ايضا جميع الاحوال التى لها مناسبة للرسول ﷺ قليلا و علاقة به ذكر ها عندنا مرغوب و محبوب نهاية و مستحب اعلى درجة و ان كان ذكر ولادته الشريفة او بوله وبرازه او قعوده و قيامه او مرضه او نومه وذكر كل واحد منها عندنا مرغوب و مستحب اعلى درجة".

فيأهل العلم انظروا الى هذا الرجل خليل احمد قد ذكر

بكون حفلة ميلاد النبى ﷺ مستحبا على درجة و مع الحلف انكر بكونها بدعة سيئة وهذا مكر عظيم لان اهل ديوبند كلهم منكرون لجواز حفلة ميلاد النبى ﷺ أنظروا الى عباراتهم المندرجة ذيلا كما فى الفتاوى الرشيدية لشيخه رشيد احمد جنجوهى (ص: ٥٠)

يذكر سؤالا

" حفلة ميلاد النبى ﷺ او عرس من اعراس الاولياء ان لم يكن فيه شيء خلاف الشرع كما كان يفعل الشاه عبدالعزيز رحمة الله عليه هل هذا جائز عندك ام لا وهل كان الشاه عبدالعزيز يعقد حفلة ميلاد النبى ﷺ و حفلة العرس ام لا؟ "

فيجيب شيخه جنجوهى:

" بان عقد حفلة ميلاد النبى ﷺ و ان لم يكن فيه امر غير مشروع ولكن يوجد فيه الاهتمام بالتداعى فلذا فى هذا الزمان لا يجوز ولا يصح". و ايضا جنجوهى يذكر فى الفتاوى المذكور .

(ص:١٤٥)

سؤالا

" بان حفلة ميلاد النبى ﷺ التى تقرأ فيها الروايات الصحيحة من غير وجود الامر خلاف الشرع و لم تكن فيها ذكر روايات موضوعة و كاذبة فهل تجوز الشركة فيها؟ "

فيجيب الجنجوهى:

"بان الشركة فيه لا يجوز لوجوه اخر".

و فى هذه الفتاوى الرشيدية (صفحة ١٤٢) يقول الجنجوهى " لاتجوز الشركة فى حفلة العرس و ميلاد النبى ﷺ ولا تجوز حفلة ميلاد النبى ﷺ والعرس".

فياهل العلم اعدلوا وانظروا الى ان حقيقة مذهبهم هذا بانه لا تجوز حفلة ميلاد النبى ﷺ فى اى حال و صورة ولكن خليل احمد تلميذه و مريدهٗ و شيخ ديوبند يذكر فى "التلبيسات" خلاف مذهبه خداعاً لعلماء الحرمين و هذه مكائدهم . (استغفرالله)

ولا شك ان كتب علماء ديوبند كلها مملوئة بمثل هذه المكائد و انما ذكرنا ههنا عدة امثال منها ليراها اهل العلم من العرب والعجم الان نحن نذكر طريقا آخر لمكره و كيده بانه يذكر فى "التلبيسات" سؤالات من نفسه و يذكر جواباتها ايضا من نفسه و يحصل التصديقات من اهل مذهبه الذين له كاهل بيته وارتكب فى الجوابات المكائد التى ذكرت فيما سبق . ثم ذهب بهذه المجموعة المسماة بالتلبيسات المشتملة على المكائد الى الحرمين الشريفين ليخادع علمائهما و بطريق يحصل منهم التصديقات و يقول للناس ولاهل العلم بعد رجوع الى الهند بان علماء الحرمين الشريفين الذين افتوا بكفرهم قد افتوا الان باسلامهم و سلموا اسلامهم ولكن

الله تعالى محافظ لعلمائه الربانيين، فلم يغنهم كيدهم هذا و لم تحصل له تصديقات علماء الاعلام للحرمين الشريفين و ان لم يكن بعيدا ان يصيدهم و يحصل منهم التصاديق بمكره و كيده لانه اظهر نفسه عندهم بالظاهر سنيا ولكن الحمد لله علماء الحرمين الشريفين لم يتصيدوا فى صيده و مكره.

حال تصديق علماء الحرمين الشريفين

فياهل الغلم حقيقة تصديق علماء الحرمين فانظروا ها فيه عما جعل خليل احمد من المكائد فى "التلبيسات" و هو انه كتب بان هذ خلاصة تصديقات علماء المكة الكمرمة و لكن فى ذيله تحرير مولانا محمد سعيد بابصيل فقط ولا ذكر فى التحرير أن " براهين قاطعه" و " حفظ الايمان" و " تحذير الناس" و " فتاوئ الجنجوهى" التى حكم بكفر مصنفيها فى" حسام الحرمين "غلطٌ. -

ولم يحرر فيه ان فى هذه الكتب ليست عبارة كفرية فكيف هذ التصديقات ولاى شيء فيه تصديق فاى فائدة حصلت لجماع ديوبند بهذا التحرير. والذى ذكره خليل فى "التلبيسات" بانه اظه نفسه سنياً وا ظهر بان محمد بن عبدالوهاب النجدى وهابى خارج و ان حفلة ميلاد النبى ﷺ جائز و مولانا محمد سعيد بابصيل صد بهذا فقط. لا فائدة فيه لاهل ديوبند بل فيه تائيد السنية ولك الوهابية لا يستحبون بل بابصيل يعرضون على الناس هذا التحر

تاليدا لانفسهم و سوى ما ذكرنا امر اهم و هو انه كان درج عبارات تصديقات علماء الحرمين الشريفين بعينها و بالفاظها ضروريا فالسؤال قائم على خليل احمد و متبعيه الى الان بانه لم كتب خلاصة التصديقات و لم يكتبها بالفاظها و اى مضمون كان فى التصديقات مخالفاً لهم الذى ستره. و ايضاً لم قطع و لخص و لم يأت بها بعينها؟

كما انه كتب نفسه فى كتابه "التلبيسات" :

" أن هذه خلاصة تصديقات علماء المكة المكرمة زادها الله شرفا و تعظيما . فلم قطعت و لخصت عبارات علماء مكة فى ثبوت براءته و بهذا يفهم اهل العلم ان عبارات تلك التصديقات بالفاظها لم تكن موافقة لهم بل ما كانت مخالفة لمذهبهم صراحة اخرجها و لم يذكرها فى "التلبيسات" و هذا حال ديانتهم و بعد ذالك كتب تصديقا باسم شيخ احمد رشيد ليفهم الناس انه احد من علماء العرب والمكة و لكن فى اخر تصديقه موضع الامضاء امضاء العبد احمد رشيد خان نواب فياهل العلم انظروا "التلبيسات" (صفحة ٥٢) الى لفظ نواب و خان كلاهما يخبران و ينبأن ان هذا الرجل المصدق ليس من العرب ولكن خليل احمد خادع حيث لم يذكر فى اول اسمه لفظ نواب ولا لفظ خان .

والتصديق الثانى فى "التلبيسات" للشيخ محب الدين كتب مع اسمه لفظ المهاجر:: و لفظ " المهاجر" يظهر بان شيخ احمد رشيد

ليس من علماء المكة المكرمة و فى عد تحريره من تحريرات علماء مكة كيد عظيم للقارئين بل للدنيا كلها و جراة عظيمة بجعل تحريرات اهل هند من تحريرات علماء مكة و لا شك فى انه كيد عظيم يكادبه الناس.

التصديق الثالث

تحرير الشيخ محمد صديق الافغانى

و ادخله ايضاً فى سلسلة علماء مكة فكيف صار الهندى والافغانى مكيين و فيه ايضا انتهاء كيد و مكر بل كان كأنه امكن لخليل احمد تحصيل التائيد وا لتصديق من جميع الحجاج من اهل الهند ثم عد هم من اهل مكة فما فعل به احد لهذا الفعل.

مكرٌ عظيم أخر

و فى هذه التحارير و التصاديق تحريران للشيخ محمد عابد مفتى المالكية و اخيه الشيخ على بن حسين المدرس بالحرم الشريف و هذان التحريران ادرجا فى "التلبيسات" ولا شك انهما من علماء مكة ولكن التحريران الذان ادرجا فى "التلبيسات" هما مجعولان و موضوعان وليس حقيقيين ولا اصليين كما كتبه نفسه فى "التلبيسات"(صفحة ٥٥)

" أن العلام مفتى المالكية و أخاه الشيخ على بن حسين بعد ان صدقا وقرظا أخذا منى تصديقتهما تقريظاتهما بحيلة منا و رجعا

من تصديقاتهما و تقريراتهما بسبب سعى المخالفين فلم يعطيانيها ولكن اتفاقاً نقل تصديقاتهما فكان نقلهما عندى موجوداً فانا اهدى للناظرين فى "التلبيسات" فعلم بذلك ان تحريرهما لم يكن موجوداً عند الوهابية بل أ فترى خليل احمد عبارات التصديقات من نفسه ثم نسبها اليهما فهذا مخادعة عظيمة و لم يخف الله فيها. لو فرض و صدق انهما كتبا تصديقا و تحريرا ثم أخذهما منه راجعين عنهما ثم لم يعطياه تحريراتهما فتحريراتهما لم تكن مقبولة و حقا عندهما ثم نسبة خليل احمد تلك العبارات والتصديقات اليهما مكر عظيم .

و عند خليل احمد برعاية المخالفين و سعيهم سترا الحق فلم يكونا اهلاً ان يكون تحريراتهما قابلا للاعتبار. فالغرض طبع تحريرهما و نسبتهما اليهما لم يكن صحيح قط.

فكانت التحريرات باسماء علماء مكة مندرجة فى "التلبيسات" بهذا القدر فقط مع القطع والتغيرفيها.

و ايضاً جعل الهنديين والافغانيين مكيين ايضاً و ايضاً فيها تحريرات مصنوعية مجعولية من عند المصنف وليس فيها تحرير واحد قابل الاعتماد بل "التلبيسات "كلها مصنع المكر والكيد. و بهذا ظهرأن جميع علماء مكة كانوا متفقين على كفر اهل ديوبند و لم يغنهم قسم من اقسام الكيد والمكر شيئاً. فلذا أتوا فى الكتاب تحريرات جعلية

واستكتبوا من الهنديين والافغانيين بعض التحريرات مظهر ينهم علماء مكة فلم يكونوا يستطيعوا لتائيد الباطل شيئا آخر.

حال تصديقات علماء المدينة المنورة

و مكروا ايضا فى "التلبيسات" مكرا عجيباً باسماء علماء المدينة نقلوا من رسالة مولانا سيد احمد برزنجى من بعض مقاماتهماعدةعبارات قليلة و كانت عليها امضائات رابع و عشرين و خامس و عشرين نقلوها فى "التلبيسات" كلها . و لم تكن تلك الامضائات على "التلبيسات" بل على رسالة برزنجى التى كتبها فى بيان مولد النبى ﷺ ولكن خليل احمد الامبيتوى نقل فى "التلبيسات" تلك الامضائات كلها مكرا و خداعاً للناس ليفهموا و يختدعوا بان هؤلاء من اهل المدينة كلهم متفقون بمضمون "التلبيسات" كما اقر و اعترف به فى "التلبيسات" (صفحة ٦٠) و لم ينقل تلك الرسالة ليراه الناس بانهم ما يقولون و نقل فى "التلبيسات" بعض عباراة رسالة فى ثلاث مقامات فاية ديانة هذه فأهل العقل والعلم يفهمون بهذا المكر بان ترك نقل كل الرسالة كان لمطلب و مقصد يقيناً لانه لو كان هؤلاء موافقاله لأتى بالرسالة نقلها حرفاً حرفاً.

تحرير مولانا الشيخ احمد بن محمد خير شنقيطى

فى سلسلة تحريرات علماء المدينة تحرير لمولانا الشيخ

احمد بن محمد خير شيقيظى آخر كلها. و فى تحرير مولانا موصوف انه لم يقل ان عبارات " تحذيرالناس" و" براهين قاطعه" و " حفظ الايمان" وغيرها التى حكم عليها بالكفر فى "حسام الحرمين" صحيحة ام ليست بكفرية ام مصنفوها مؤمنون و لم يصيروا كفاراً ولا مرتدين بل الشيخ الموصوف رد على الوهابية فيها و قطع انفهم " بان حفلة مولد النبى ﷺ والقيام عند ذكر ولادته الشريفة جائز و مستحب و محمود شرعاً و معمول لاكابر العلماء قرنا بعد قرن و شعار للمسلمين". انظروا "التلبيسات"(صفحة ٦١، ٦٢)

وفضلاً من هذا قال بامكان قدوم روحه المبارک فى الحفلة و قال ان معتقد هذا غير خاطئ و صرح فيه ايضاً ان النبى ﷺ حى فى قبره الشريف و ايضاً جعل التراب على دين الوهابية كتب ايضا أنه ﷺ يتصرف باذنه تعالى فى العالم كما يشاء". انظروا "التلبيسات". (صفحة ٦٢)

و هذا رد على الوهابية وابطال لدينهم و بهذه العبارات ألقى الشيخ البرزنجى "تقوية الايمان" فى النار و ايضاً ما سوى هذه العبارات عبارات منقولة فى "التلبيسات" و تحريرات فيها ايضاً رد على الوهابية صريحاً.

و هذا تخطيط و تصميم "للتلبيسات" عرض لاهل العلم فكل عاقل منصف يتنفر من مكر و كيد كتاب دجالى الئن بحمده تعالى وضح

كوضوح المشس وظهر بلا خفاء ان الكتاب "حسام الحرمين" حق و صحيح و "التلبيسات" كذب و مردود و باطل والحمد لله رب العالمين و صلى الله على خير خلقه و سيد الانبياء محمد و اله و اصحابه اجمعين.

كتبه العبد المعتصم بحبله المتين

محمد نعيم الدين عفا عنه المعين.

الاستفتاء

ما تقول علماء الدين و المفتيون للشرع المتين فى هذه الامور المندرجة ذيلا

أن المخالفين الديوبند يين والوهابيين يصيحون يزجون و يرفعون الصوت بان العلامة حكيم الامت مجدد المائة الحاضرة مؤيد الملة الطاهرة شيخ الاسلام والمسلمين سيدنا و مولانا الشاه المفتى محمد احمد رضاخان المحدث البريلوى رضى الله عنه يكفر كثيرا من علماء الا مة فلذا تذكره الوهابية بلقب مكفر المسلمين

فهل قولهم هذا حق ام باطل هداية ام ضلالة الثن السوال المطلوب جوابه أن علماء الذين كفرهم الشيخ امام احمد رضا و افتى بكفرهم باى وجوه كفرهم هل فعل هذا فى ضوء الدلائل الشرعية ام بغير دليل. يعلم كل شخص أن تكفير مسلم ذنب عظيم و معصية كبيرة بل بحكم الحديث الشريف تكفيرمسلم تكفيرنفسه حقيقة و يقول المخالفون ان الشيخ احمد رضا لا يسلم اسلام من لم يكن متفقا فى عقيدته ولا يسلم انه مسلم فهل هذا صحيح ام غلط.

فاجيبوا جوابا شافيا بالدلائل والبراهين فى صورة الصحة والثبوت فجزاكم الله احسن الجزاء.

المستفتى عبدالوحيد چندوسى

الجواب بعون الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

اتهام الوهابية ان الشيخ الامام احمد رضا كفر علماء الاسلام كذب و افتراء خالص بل الامام الشاه احمد رضا انما كفر المفسدين الذين انكروا ضروريات الدين.

القرآن والحديث و جميع الامت يكفر مثل هؤلاء والشاه الامام احمد رضا خان لم يحكم بالكفر من نفسه بل نقل نصوصا لم يجب عنها الى اليوم وهابى ولا يستطيعون الجواب ابداً و كون هذه الامور اى عبارات حفظ الايمان و فتاوى رشيدية و تقوية الايمان و غيرها) كفرا و كون قائلها كافرا مسلم عند الوهابية ايضاً كتب شيخهم اشرف على تهانوى فى رسالته " بسط البنان"

" أن من اعتقد كذا او قال هذا صراحة او اشارة بالاعتقاد انا اقول بكونه خارجاً عن الاسلام فانه يكذب نصوصا قطعية و ينقص سيد العالم فخر بنى ادم ﷺ .

و انما القول بأن الامام احمد رضا يكفر من لم يكن متفقا فى عقيدته هذا صحيح بل هذا عقيدة كل مسلم بان من لم يكن متفقا فى عقيدته فى الايمانيات و ضروريات الدين هو كافر. فالذى يؤمن بالتوحيد ولكن لم يكن متفقا فى عقيدة الرسالة فهو كافر و من يؤمن

بالتوحيد والرسالة ولكن أنكر القرآن فهو كافر.

الغرض أن أنكر امراً واحداً من ضروريات الدين فهو كافر و أنما المسلم هو الذى يكون متفقا فى عقيدتنا فى جميع ضروريات الدين كما ورد فى حديث جبرائيل : " قال أن تؤمن بالله و ملئكته و كتبه و رسله واليوم الأخر و تؤمن بالقدر خيره و شره. (رواه الشيخان)

فالذى هو متفق لنا فى العقيدة بهذا الامور فهو مؤمن والذى لم يكن متفقا لنا فى العقيدة بهذا الامور اى ضروريات الدين ليس له حقيقة الايمان حاصلة فهو ليس بمؤمن بل كافر والله اعلم.

كتبه العبد المعتصم بحبل الله المتين

سيد محمد نعيم الدين مراد آبادى عفا عنه المعين.

استفتـــــــــــــاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ دیوبندی علما کہتے ہیں کہ اعلحضرت نے کتاب حسام الحرمین میں بہت سی عبارتیں کاٹ چھانٹ کر نقل کرکے علمائے حرمین شریفین سے کفر کا فتویٰ لکھوالیا ہے چنانچہ ایک کتاب "التصدیقات لدفع التلبیسات" معروف بہ مہند جس کو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مرتب کرکے شائع کی ہے جس پر علمائے حرمین شریفین اور ہند کے علماء کی مہریں اور تصدیقیں موجود ہیں جس سے سند لاتے ہیں کہ علمائے دیوبند کے عقائد پر علماء حرمین شریفین تصدیق فرما رہے ہیں لہٰذا استفسار ہے کہ کتاب حسام الحرمین حق ہے یا کتاب "التصدیقات"۔ ہمارے سنی علماء کرام کا عمل کس پر ہے اور دیوبندی عقائد والوں کو تو بڑا ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں۔ اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب کہ ان کے یہاں کفر کا کارخانہ ہے جس کو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں کفر کا فتویٰ دے کر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط براہ کرم دلائل کی روشنی میں مسئلہ واضح فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی
سید مظاہر حسین مظفر پوری
۱۸ر جمادی الاول ۱۳۶۲ھ

بعون الملک الوهاب
الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

یہ بات قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے کہ حسام الحرمین کی عبارات میں قطع و برید کر کے کفری معنی پیدا کئے گئے ہوں۔ ساری عبارتیں بعینہٖ وبلفظہٖ نقل کی گئی ہیں اور انہیں پر علمائے حق سے فتویٰ لیا گیا ہے، انہیں کو علماء حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے۔ البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب میں متفرق تھیں تو ان کو اختصار کے لئے یکجا کر کے لکھ دیا ہے ان میں سے ہر ایک عبارت وہ کفری معنی رکھتی ہے۔ مجموعہ کے ملانے سے کوئی جدید معنی پیدا نہیں کئے گئے یہ محض افترا ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملا کر اطمینان کر سکتا ہے۔ البتہ وہابیہ کی کتاب "التلبیسات لدفع التصدیقات" یقیناً اسم بامسمیٰ ہے۔ اس میں تلبیس کی گئی ہے اور چالاکیوں سے کام لیا گیا ہے علمائے مکہ مکرمہ کو طرح طرح کے دھوکے دیئے ہیں اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتایا ہے عقیدے برخلاف اپنی تصنیفات کے ظاہر کئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند فریب کاریاں اس کی نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ وہابی ہندوستان میں کس کو کہا جاتا ہے اس کی تفصیل میں لکھا ہے "بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔" (التلبیسات صفحہ نمبر ۳)

دیکھئے کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ ہندوستان میں سود کے حرام کہنے والے

کو کون وہابی کہتا ہے۔ سود کو تمام علمائے اہلسنت حرام فرماتے ہیں۔ وہابی کے یہ معنی بتانا کتنا بڑا خدع و مکر ہے۔

۲۔ روضۂ طاہرہ کی زیارت کے لئے لکھا ہے کہ اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذلِ جان ومال سے نصیب ہو۔" (التلبیسات صفحہ ۵) پر زیارت شریف کی نیت سے سفر کو منع کرنا وہابیہ کا قول بتایا۔ دیکھئے کیسے خالص سنی بن رہے ہیں گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے۔ اب ذرا "تقویۃ الایمان" دیکھئے کہ وہاں سلسلہ شرکیات میں کیا ہے۔ "اس کے گھر کی طرف اور دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا" (تقویۃ الایمان) دوسری جگہ لکھا ہے۔ "اور کسی کی قبر پر یا چلہ پر یا کسی کے تھان پر جانا۔ دور سے قصد کرنا" (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۴۵) اس میں صاف بتایا ہے کہ کسی کے گھر یا کسی کی قبر کی طرف قصد کر کے سفر کرنا شرک ہے۔" اور تقویۃ الایمان کے مصنف اسمٰعیل کی تعریف اسی التلبیسات کے صفحہ ۳ میں مرقوم ہے۔ جب وہ ان کا پیشوا ہے اس کی کتاب پر ساری جماعت کا ایمان اور اس میں بقصد زیارت سفر کو شرک کہا۔ اسی سفر کو التلبیسات میں قربت اور واجب کہنا اور اس کے لئے جان ومال کا خرچ روا رکھنے کا اظہار کتنا بڑا کید اور کیسا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہابیہ کے دین میں تقیہ بھی درست ہے کہ اپنے مذہب کو چھپا کر کچھ اور ظاہر کرے۔

۳۔ "تقویۃ الایمان" میں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت

کر کے لکھا ہے کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ جانتے ہیں۔ معاذاللہ۔ مگر التلبیسات میں ظاہر کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے۔ بلا مکلف ہونے کے۔ اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے"۔ (التلبیسات صفحہ ۷) دیکھو کیسا مکر اسنی بن رہا ہے۔

۴۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۴۷ میں ہے "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ میں اولیاء کی نسبت لکھا کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور التلبیسات میں اولیاء کرام کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بیشک صحیح ہے"۔ (التلبیسات صفحہ ۱۱)

۵۔ التلبیسات صفحہ ۱۲ میں محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے تابعین کو خارجی بتایا ہے اور ان کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے فرقہ کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور اہل سنت وعلمائے اہلسنت کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے۔ مگر فتاویٰ رشیدیہ میں اچھا بتایا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ میں ہے "محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا"۔ جلد ۱ صفحہ ۹۶ میں لکھا ہے "محمد ابن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث

بدعت وشرک سے روکتا تھا"۔

عقیدہ تو یہ ہے مگر التلبیسات میں سنی بننے کے لئے ظاہر کیا کہ ہم اس کو خارجی جانتے ہیں۔ کیا مکاری ہے۔

۶۔ ختم نبوت کے متعلق التلبیسات میں سنی بننے کے لئے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر تک پہونچ گئیں اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کیوں جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اسی لئے کہ منکر ہے نص صریح کا"۔ (التلبیسات صفحہ ۱۴۔ ۱۵۔)

یہاں تو صاف اعلان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخرالانبیاء ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ آیت اور احادیث متواترۃ المعنیٰ اور اجماع سے ثابت بتایا اور نص قرآنی کو اس معنیٰ میں صریح وقطعی اور اپنے آپ کو خالص سنی ظاہر کیا"۔ اور تحذیرالناس دیکھئے تو اس میں صفحہ ۲ پر لکھا ہے عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

۷۔ التلبیسات۔ میں تو اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا البتہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علامات

حدوث سے منزہ وعالی ہے۔ (التلبیسات صفحہ ۱۳) اگر واقعۃً وہابیہ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے جہت ومکان سے منزہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت کہتے ہیں چنانچہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے "ایضاح الحق ۳۵، ۳۶، میں لکھا ہے" تنزیہ او تعالیٰ از زمان ومکان جہت واہنیت ترکیب عقلی ومبحث عینیت وزیادت صفات وتاویل متشابہات واثبات رویت بلاجہت ومحاذات واثبات جوہر فرد وابطال ہیولی وصوری ونفوس وعقول یا کلام در مسئلہ تقدیر وکلام وقول بصدور عالم وامثال آن از مباحث فن کلام والہیات وفلسفہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد۔" یہ عیاری ہے کہ عقیدہ کچھ ہے اور ظاہر کرتے ہیں اس کے خلاف۔

۸۔ التلبیسات۔ صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے کہ جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے کہ جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ایمان سے خارج ہے"۔ یہاں تو یہ ظاہر کیا اور اٹھا کر دیکھئے تو۔ حقیقت یہ ہے کہ جس عقیدہ پر دائرۂ ایمان سے خارج ہونے کا حکم دیا ہے وہ عقیدہ خود ان کا اپنا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تقویۃ الایمان مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۶۰۔ میں لکھا ہے "انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"۔ دوسری کتاب براہین قاطعہ جس کے مصنف بظاہر یہی مولوی خلیل احمد ہیں جنہوں

التلبیسات میں مذکورہ بالا عبارت لکھی وہ براہین قاطعہ صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کہہ دیا وہ خود نص کے موافق ہی کہتا ہے اس مکاری کی کیا انتہا ہے۔ جو عقیدہ بار بار لکھ کر چھاپ چکے التلبیسات میں اس کا صریح انکار کر دیا۔

۹۔ التلبیسات صفحہ ۱۸ میں ہے ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات وصفات اور تشریحات یعنی احکام علیہ وحکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ واسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی انکے پاس تک نہیں پہونچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول، اور بیشک آپکو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا۔ اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔"

اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے کیا مسلمان بنے ہوئے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی وسعت اور حضور کا تمام خلق سے اعلم ہونا بیان کر رہے ہیں اور عقیدہ دیکھئے تو نہایت ناپاک کہ معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ اور انجام کا بھی علم نہیں اور دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"۔ (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی ۲۱) میں لکھا ہے۔" جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔" اور براہین قاطعہ ص۵۱ میں لکھا ہے" اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔" حقیقۃً عقیدہ تو یہ ہے اور دھوکہ دینے کے لئے

التلبیسات میں ظاہر وہ ہے۔

۱۰۔ التلبیسات صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے "اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی علیہ السلام سے اعلم وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ یہاں تو لکھا اور براہین قاطعہ میں خود ہی شیطان لعین کے لئے وسعت علم کو ثابت کیا ہے اور حضور کے حق میں اس کے ثبوت کا انکار کیا۔ یہاں جس چیز کو کفر بتایا اس کے قائل خود آپ ہی ہیں۔ براہین قاطعہ صفحہ ۴۷ میں لکھتے ہیں" شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔ دیکھئے عقیدہ تو یہ ہے اور التلبیسات میں اس کا صاف انکار ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر بتایا ہے۔ کیا عیاری ہے۔

۱۱۔ التلبیسات صفحہ ۲۴ میں جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے۔ یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔

علمائے حرمین کے سامنے تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا اب یہ دیکھئے کہ ایسا سمجھنے اور کہنے والا کون جس کو کفر کہہ رہے ہیں وہ فعل کس کا ہے۔ ملاحظہ کیجئے "حفظ الایمان" مطبوعہ مجتبائی مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۷، ۸ میں ہے پھر یہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور

کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و بکر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔" دیکھئے وہ کفری قول جس کے قائل کو التلبیسات میں کافر کہہ رہے ہیں خود ان کے پیشوا مولوی اشرف علی کا ہے۔

اس کے علاوہ دوسری عیاری یہ ہے کہ التلبیسات میں اشرف علی کی عبارت پیش کی تو اس میں قطع و برید کر لی کہ حفظ الایمان میں تو "علم غیب کا حکم کیا جانا" لکھا ہے اور التلبیسات میں علم غیب کا اطلاق لکھا ہے۔ کہاں حکم کرنا کہاں محض اطلاق اپنی عبارت میں تحریف کر ڈالی۔ اگر ان کے نزدیک حفظ الایمان والی عبارت صریح کفر نہ تھی تو التلبیسات میں اس کو کیوں بدلا؟ کیوں دوسرے لفظوں سے بیان کیا؟ اصل لفظ کو کیوں بچایا، قول کچھ تھا علمائے عرب کو کچھ دکھایا۔

۱۲۔ مجلس میلاد شریف کی نسبت اپنا یہ خیال ظاہر کیا دیکھو التلبیسات ص ۲۴،
"حاشا ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز اور نشست و برخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو"

دیکھئے یہاں مولود شریف کو اعلیٰ درجہ کا مستحب بتایا جاتا ہے اور اس کو بدعت سیئہ کہنے سے حاشا کہہ کر انکار کیا جاتا ہے۔ یہ بڑا فریب ہے کیونکہ اس

ہیں وہ اس کے منکر ہیں دیکھئے ذیل کے حوالے ۔ فتاوی رشیدیہ جلد اول صفحہ ۵۰
سوال : مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود شریف اور عرس کرتے تھے یا نہیں؟"۔

"جواب عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام تداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں"۔

اسی فتاوی رشیدیہ جلد دوم ص ۱۴۵ میں ہے " مسئلہ: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

"جواب ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے"۔

اسی فتاوی رشیدیہ کے جلد ۳ ص ۱۴۲ میں ہے "کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں"۔

انصاف کیجئے کہ حقیقت میں مذہب تو یہ ہے کہ کوئی مولود شریف کسی طرح درست نہیں اور التلبیسات میں ظاہر اس کے خلاف کیا۔ یہ ہیں کیادیاں، یہ مکاریاں۔ استغفر اللہ۔ ان دیوبندیوں وہابیوں کی تمام کتابیں ایسی مکاریوں سے بسر یز ہیں چند بطور نمونہ یہاں لکھی گئیں۔ اب دوسرا انداز فریب ملاحظہ کیجئے خود سوالات لکھے خود ان کے جوابات دیئے اپنے ہی گھر کے لوگوں سے تصدیقیں کرائیں جواب جلد میں وہ فریب کاریاں کیں جو اوپر بیان ہوئیں اب اس مجموعۂ فریب کو حرمین شریفین

لے کر پہنچے تاکہ وہاں کے علماء کو دھوکہ دیں اور ان سے کسی طرح تصدیق کرالیں تو کہنے کو ہو جائے کہ حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے جن بدزگاموں پر کفر کا حکم دیا تھا انہوں نے ہی ان کا اسلام تسلیم کر لیا۔ مگر اللہ تعالیٰ علماء ربانی کا محافظ ہے۔ مکاروں کا کید نہ چلا اور حرمین طیبین کے علماء اعلام کی تصدیقیں حاصل نہ ہوئیں اگرچہ بعید نہ تھا کہ وہ حضرات ان پر فریب جوابوں سے دھوکہ کھاتے جن میں فریب کاروں نے اپنے آپ کو پکا سنی ظاہر کیا تھا مگر الحمد للہ حرمین طیبین کے علماء کرام ان کے فریب میں نہ آئے۔

علمائے حرمین کی تصدیق کا حال

علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات کا حال تو حسام الحرمین میں دیکھئے اور التلبیسات کی جعلی کارروائی محض فریب کاری ہے۔ عنوان میں تو لکھا ہے کہ هٰذا خلاصة تصديقات العلماء بمكة المكرمة اور اس کے ذیل میں صرف مولانا محمد سعید بابصیل کی ایک تحریر ہے اس تحریر میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ براہین قاطعہ و حفظ الایمان اور تحذیر الناس و فتاوائے گنگوہی پر جو حکم حسام الحرمین میں دیا وہ غلط ہے نہ یہ تحریر ہے کہ ان کتابوں کی کوئی عبارت کفری نہیں تصدیق کس بات کی ہے اور اس تحریر سے دیوبندیوں کو فائدہ کیا پہنچا ہے۔ التلبیسات میں جو انہوں نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور محمد ابن عبدالوہاب نجدی کو وہابی خارجی بتایا مولود شریف کو جائز کہا اس کی مولانا نے تصدیق فرما دی۔ تو یہ سنیت کی تائید ہوئی۔ وہابیہ کی حیاداری ہے کہ وہ اس تحریر کو اپنی تائید میں پیش کریں۔

علاوہ بریں جو تحریر انہوں نے لکھی تھیں بعینہٖ درج کرنا چاہیے تھی اس کا خلاصہ کیوں کیا گیا۔ وہ کیا مضمون مخالف تھا جس کو چھپانے کے لئے ان کی تحریر میں کانٹ چھانٹ کی اور اس تلبیسات میں خود اقرار ہے۔ چنانچہ صفحہ ۵۰ کے اول میں لکھا ہے "یہ علماء مکہ مکرمہ زاداللہ شرفاً و تعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے۔"

جن علماء کی تحریر اپنی برأت کے ثبوت کے لئے پیش کی جاتی ہیں ان میں قطع و برید کیوں کی گئی۔ اس سے اہل فہم سمجھ سکتے ہیں کہ وہ تحریر ان کے موافق نہ تھی، جو باتیں خلاف اور صریح خلاف تھیں وہ نکال دیں یہ حال ان کی دیانت کا ہے۔

اس کے بعد ایک تصدیق شیخ احمد رشید کے نام سے لکھی ہے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ یہ کوئی عرب اور علماء مکہ میں سے ہوں گے۔ مگر آخر میں جہاں دستخط ہے وہاں "بندہ احمد رشید خاں نواب" لکھا ہے دیکھو التلبیسات صفحہ ۵۲۔ یہ نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ عرب نہیں ہیں اسی لئے اول میں ان کے نام کے ساتھ نواب اور خان نہیں لکھا گیا۔

تیسری تصدیق شیخ محب الدین کی ہے جن کو مہاجر لکھا ہے۔ لفظ مہاجر سے ظاہر ہے کہ وہ عرب علماء مکہ مکرمہ میں سے نہیں ہیں ان کی تحریر کو علمائے مکہ کی تحریر قرار دینا دنیا کو فریب دینا ہے یہ جرأت ہے کہ ہندستانیوں کی تحریریں علماء مکہ کے نام سے پیش کرکے دنیا کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔

چوتھی تحریر شیخ محمد صدیق افغانی کی ہے اس کو بھی علماء مکہ کے سلسلہ میں داخل کیا ہے۔ ہندی و افغانی "مکی" بن بیٹھے اس دھوکہ دہی کی کچھ انتہا ہے ایسے

تو جتنے حاجی ہندوستان سے گئے تھے۔ ان سبھوں سے نشان انگوٹھے لے کر علماء مکہ میں شمار کر دیتے تو کوئی کیا کرتا۔

ایک اور بڑا مکر

اسی سلسلہ میں پانچویں اور چھٹی تحریریں شیخ محمد عابد صاحب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی شیخ علی بن حسین مدرس حرم شریف کی بھی درج ہیں۔ یہ حضرات بیشک علماء مکہ میں سے ہیں مگر ان کے نام سے جو تحریریں التلبیسات میں درج ہیں وہ جعلی ہیں۔ چنانچہ خود التلبیسات صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ "جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مگر مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیہ ناظرین ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی تحریریں وہابیہ کے پاس موجود نہیں پھر ان کے نام سے تحریر چھاپنا کس قدر بے باکی و مخادعت ہے۔ فرض کرو یہ سچے سہی اگر ان صاحبوں نے اپنی تحریر واپس لے لی اور پھر نہ دی تو وہ تحریر ان کو مقبول نہ ہوئی اس کو آپ کے سر تھوپنا کتنا بڑا مکر ہے اور مخالفین کی رعایت کی وجہ سے انہوں نے امر حق کو چھپایا تو وہ اس قابل ہی کب رہے کہ ان کی تحریر لائق اعتبار ہو۔ غرض کسی طرح سے ان کی تحریر چھاپنا اور ان کی طرف نسبت کرنا درست نہیں۔

التلبیسات میں علماء مکہ کے نام سے صرف اتنی ہی تحریریں درج ہیں ان میں قطع و برید بھی ہے۔ ہندیوں اور افغانیوں کو مکی بھی بنایا گیا جعلی تحریریں بھی ہیں ایک بھی تحریر قابل اعتماد نہیں۔ کل کا کل کارخانہ دھوکے اور فریب کا ہے اور

اس سے ظاہر ہے کہ تمام علماء مکہ مکرمہ ان کے کفر پر متفق تھے اور کسی طرح ان کی فریب کاری نہ چل سکی۔ اس لئے انہوں نے جعلی تحریریں بنائیں اور ہندوستانیوں اور افغانیوں کو علماء مکہ مکرمہ ظاہر کرکے ان سے کچھ لکھوالیا ایسا نہ کرتے تو تائید باطل کے لئے اور کر ہی کیا سکتے تھے۔

علمائے مدینہ کی تصدیقات کا حال

علمائے مدینہ کے نام سے التلبیسات میں عجب چال چلی ہے۔ مولانا سید احمد صاحب برزنجی کے کسی رسالہ کے چند مقامات کی تھوڑی تھوڑی عبارتیں نقل کرکے اس پر جن چوبیس پچیس صاحبوں کے دستخط تھے سب نقل کردیئے وہ دستخط التلبیسات پر نہ تھے۔ برزنجی صاحب کے رسالہ پر تھے مگر التلبیسات میں سب نقل کردیئے تاکہ عوام دھوکہ کھائیں کہ مدینہ طیبہ کے اس قدر علماء اس سے متفق ہیں۔ چنانچہ التلبیسات کے صفحہ ۶۰ میں اس کا اقرار بھی کیا ہے۔

برزنجی صاحب کا پورا رسالہ بھی نقل نہ کیا جس کو لوگ دیکھتے کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ تین مقامات کی کچھ عبارتیں لکھ ڈالیں یہ کہاں کی دیانت ہے اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ اس رسالہ کو بالکل نظرانداز کردینا ضرور کسی مطلب سے ہے۔ چونکہ اگر وہ موافق ہوتا تو اس کا حرف حرف لکھا جاتا۔

مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر

علماء مدینہ کی تحریرات کے سلسلہ میں سب سے آخر مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر ہے۔ اس تحریر میں مولانا نے یہ تو نہیں فرمایا کہ

تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ کی وہ عبارات جن پر حسام الحرمین میں کفر کا حکم دیا گیا ہے درست ہے، یا کفر نہیں ہیں، یا ان کے مصنف مومن رہے کافر ہوئے، بلکہ وہابیہ کا رد کیا ہے اور ان کی ناک کاٹ دی ہے کہ مولود شریف اور قیام وقت ذکر ولادت کو جائز و مستحب اور شرعاً محمود اور اکابر علماء کا قرناً بعد قرنٍ معمول اور مسلمانوں کا شعار بتایا ہے۔ دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۱ و ۶۲۔ اور اس سے بڑھ کر حضور کی روح مبارک کی تشریف آوری کو امر ممکن اور اس کے معتقد کو غیر خاطی بتایا ہے اور تصریح کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور وہابی دین پر خاک ڈالنے کے لئے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ حضور باذنہٖ تعالیٰ جہان میں جیسے چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں۔ (دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۲) یہ وہابیہ کا رد اور ان کے دین کا ابطال ہے اس نے تقویۃ الایمان کو جہنم رسید کردیا اس کے علاوہ التلبیسات کی نقل کی ہوئی اور تحریرات میں بھی وہابیہ کے کھلے ہوئے رد ہیں۔ یہ ایک مختصر نقشہ التلبیسات کا پیش کیا گیا ہے جس سے ہر عاقل منصف اس دجالی کتاب کی فریب کاری پر نفرت کرے گا۔

اب بحمد اللہ تعالیٰ روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ حسام الحرمین حق و صحیح اور التلبیسات کذب و زور و باطل و مردود ہے والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ و سید انبیائہٖ و رسلہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

کتبہ العبد المعتصم بحبل المتین
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین
۱۳۳۲ھ

وہابیہ کی عیاریاں اور تلبیسات کا

افشاء راز

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ان امور مندرجہ ذیل میں کہ مخالفین دیوبندیہ وہابیہ نے جو یہ شورش اٹھائی ہے کہ اعلحضرت حکیم الامت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا مولانا شاہ مفتی محمد احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کثرت سے علماء امت کو کافر کہتے ہیں اس لئے اعلحضرت کو مکفر المسلمین کے لقب سے یاد کرتے ہیں تو آیا ان کا یہ کہنا حق ہے یا باطل، ہدایت ہے یا ضلالت۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن علماء کو اعلحضرت قدس سرہ العزیز نے کافر کہا یا کفر کا فتوی دیا ہے تو کن وجوہات سے، آیا یہ کہ از روئے شرع دلائل سے یا یوں ہی بغیر کسی دلیل کے کافر کہنا استعمال کیا، ہر شخص جانتا ہے کہ بلا ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم بلکہ حقیقۃً بحکم حدیث شریف خود کافر بننا ہے، مخالفین کا کہنا ہے کہ اعلحضرت کا جو شخص ہم خیال و ہم عقیدہ نہ ہو اس کو مسلمان ہی نہیں جانتے تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔ مبرہن دلائل اور ثبوت کی روشنی میں تفصیلی و تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں۔ فجزاکم اللہ خیر الجزاء۔

المستفتی
عبدالوحید چندوسی

بعون الملک الوہاب

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

وہابیہ کا اتہام کہ اعلحضرت قدس سرہ نے علماء اسلام کو کافر کہا ہے کذب محض اور افتراء خالص ہے اعلحضرت قدس سرہ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے ایسوں کو قرآن و حدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے اعلحضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہ دیا بلکہ نصوص نقل فرمائے جن کا آج تک کسی وہابی نے جواب نہ دیا اور نہ کبھی وہ جواب دے سکتے ہیں۔ ان امور کا کفر ہونا اور ان کے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب "بسط البنان" میں لکھتے ہیں کہ "جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی"۔

اور رہی یہ بات کہ جو اعلحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر جانتے ہیں یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین سے جو اس کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ جو توحید مانے رسالت میں ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر، توحید و رسالت دونوں کو مانے قرآن کا منکر ہو تو کافر ہے۔ غرض کسی ایک امر ضروری سے اگر انکار کرے تو کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبرئیل میں ہے قال ان تومن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے

ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اس کی تقدیر کو خیر و شر پر ایمان لائے۔ تو جوان امور میں ہمارا ہم عقیدہ ہے مومن ہے اور جوان میں ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں اس کو حقیقت ایمان ہی حاصل نہیں تو وہ مومن نہیں کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ العبد المعتصم بحبل اللہ المتین

سید محمد نعیم الدین

مراد آباد۔